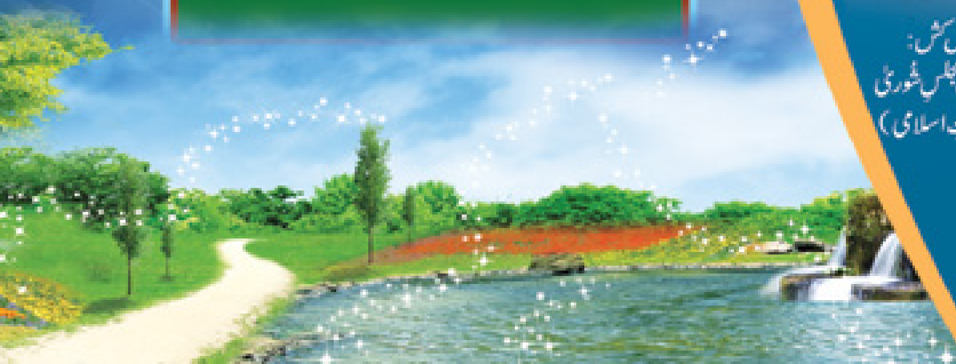
ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے فضائل و برکات پر مشتمل تحریری بیان



جنّت کا راستہ



پیش کش:
مرکزی مجلس شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جَنَّت کا راستہ[1]

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہو گا۔“ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۲۸۰، حدیث:۴۵۸۰)

اجتماع کی برکت

حضرتِ سَیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے ایک اجتماع میں دورانِ بیان سامنے بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے ارشاد فرمایا: ”کوئی آیت پڑھو۔“ تو اس نے سورۂ مومن کی آیت نمبر 18 تلاوت کی:

وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دِل

---

[1] مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلس شوریٰ حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے یہ بیان ۲۶ جمادی الاولی ۱۴۳۳ھ بمطابق 20 اپریل 2012ء کو تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ۱۸ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بمطابق 6 ستمبر 2012ء کو ضروری ترمیم و اضافے کے بعد تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔
(شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیہ)

مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ﴿۱۸﴾

گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔ (پ ۲۴، المؤمن:۱۸)

یہ آیتِ مبارکہ سن کر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کوئی ظالم کا دوست یا مددگار کس طرح ہو سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گِرِفت (یعنی پکڑ) میں ہو گا۔ بے شک تم سَرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں جکڑ کر جہنّم کی طرف لے جایا جارہا ہو گا اور وہ بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نَہ، یعنی ننگے) ہوں گے، ان کے جِسْم بوجھل، چہرے سیاہ (یعنی کالے) اور آنکھیں خوف سے نِیلی ہوں گی۔ وہ چِلّائیں گے: ہم ہَلاک ہو گئے! ہم برباد ہو گئے! ہمیں زنجیروں میں کیوں جکڑا گیا ہے؟ ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے؟ اور ہمارے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ فِرِشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے مارتے ہوئے ہانکیں گے، کبھی وہ منہ کے بَل گریں گے اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رو رو کر ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون کے آنسو بہنے لگیں گے، ان کے دِل دَہَل (دَ۔ہَل) جائیں گے اور حیران و پریشان ہوں گے اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے، نہ ہی اپنا دِل سنبھال سکے، یہ ہَولناک منظر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہو جائے۔

یہ فرمانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بہُت روئے اور ایک آہِ سرد دِل پُر درد سے کھینچ کر فرمایا: "افسوس! کیسا دِل ہِلا دینے والا منظر ہوگا۔" یہ کہہ کر پھر رونے لگے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو روتا دیکھ کر شُرَکائے اجتِماع بھی رونے لگے۔ اِتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: "یا سیّدی! کیا یہ سارا منظر بروزِ قِیامت ہوگا؟" آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: "ہاں! یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہوگا کیونکہ جب انہیں جہنّم میں ڈال دیا جائے گا تو ان کی آوازیں آنا بند ہو جائیں گی۔" یہ سنکر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا: "افسوس! میں نے اپنی زِندَگی غفلت میں گزار دی، افسوس! میں کوتاہیوں کا شکار رہا، افسوس! میں خدائے باری عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری میں سُستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زِندَگی بے کار ضائع کر دی۔" یہ کہہ کر وہ رونے لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کَس پناہ میں یوں مُناجات کی: "اے میرے پَرْوَرْدِگار عَزَّوَجَلَّ! میں گنہگار توبہ کے لئے حاضرِ دَرْبار ہوں، مجھے تیرے سوا کسی سے کوئی سَروکار نہیں، گناہوں سے مُعافی دیکر مجھے قَبول فرمالے، مجھ سَمیت تمام حاضِرین پر اپنا فَضل و کرم فرما اور ہمیں جُود و نَوال (یعنی عطاو بخشش) سے مالامال کر دے،

یاأرحَمَ الرّاحِمِین! (یعنی اے سب سے بڑھ کر رَحم فرمانے والے) میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور سچّے دِل سے تیری بارگاہ میں حاضِر ہوں، اگر تو مجھے قَبول نہیں فرمائے گا تویقیناً میں ہَلاک ہو جاؤں گا۔" اِتنا کہہ کر وہ نوجوان غَش کھا کر گر پڑا اور چند روز بِسترِ عَلالت پر گزار کر (یعنی بیمار رہ کر) موت سے ہمکنار ہو گیا۔ اُسکے جنازے میں بے شُمار لوگ شریک ہوئے، رو رو کر اسکے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت سَیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اکثر اُس کا ذِکر اپنے بیان میں فرمایا کرتے۔ ایک دن کسی نے اُس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ تو اُس نے جواب دیا: "مجھے حضرتِ سَیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے اجتِماع سے بَرَکتیں ملیں اور مجھے جنّت میں داخل کر دیا گیا۔" (کتاب التوابین، ص۲۵۰۔۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کس طرح اس نوجوان کو اجتِماع میں شِرکت کی بدولت سچّی توبہ کی دَولت اور جنّت جیسی عظیم نِعمت حاصل ہو گئی، یقیناً سچّی توبہ کی توفیق ملنا اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی خاص عِنایت ہے اور جس پر یہ عِنایت ہوتی ہے اس کے تو وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔

توبہ کی فضیلت

سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب الشہادات، باب شہادۃ القاذف، ۱۰/ ۲۵۹، حدیث:۲۰۵۶۱)

گناہوں کی بخشش

حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تو نے جب بھی مجھے پکارا اور مجھ سے رُجوع کیا، میں نے تیرے گناہوں کی بَخْشِش کر دی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پَہُنْچ جائیں، پھر تو مجھ سے مَغْفِرت طلب کرے، تو میں تیری بخشش کردوں گا اور میری ذات بے نیاز ہے۔ اے ابنِ آدم! اگر تیری مجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو گھیر لیں لیکن تو نے شِرک کا اِرْتِکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے گناہوں کو بَخْش دوں گا۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التوبہ والاستغفار، ۵/ ۳۱۹، حدیث:۳۵۵۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الکریم الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے سچی توبہ کی توفیق دے دے

پئے تاجدارِ حرم یا الٰہی

مذکورہ حکایت سے سنّتوں بھرے اجتماع کی افادیت کا بھی علم ہوتا ہے کہ سنّتوں بھرے اجتماعات میں ہونے والے پر اثر بیانات غافلوں کو بیدار کرنے، گناہگاروں کو خوفِ خدا میں رُلانے اور دِلوں میں عشقِ مصطفٰے جگانے کا بہُت موثر ذریعہ ہیں۔

اللہ رَبُّ الْعٰلَمِین جَلَّ جَلَالُہٗ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اس نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا اور اپنے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امّت میں پیدا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس امّت کو دنیا و آخرت میں جو رِفْعَت و مَنْزِلَت، شان وشَوکَت اور سَعادت وشَرافت عِنایَت فرمائی ہے اس کا ایک سَبَب اس امّت کا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کے فریضے کو ادا کرنا بھی ہے۔ چنانچہ پارہ ۴ سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۱۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پ ۴، اٰل عمران: ۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان لاتے تو اُن کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ کافر۔

ہر مسلمان مُبَلِّغ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان اپنی اپنی جگہ مبلغ ہے خواہ کسی بھی شُعبے سے تعلُّق رکھتا ہو یعنی وہ عَالِم ہو یا مُتَعَلِّم (یعنی طالب عِلْم) اِمام مَسْجِد ہو یا مُؤَذِّن، پیر ہو یا مُرید، تاجر ہو یا گاہک، سیٹھ ہو یا ملازِم، افسر ہو یا مزدور، حاکم ہو یا محکوم۔ الغرض جہاں جہاں وہ رہتا ہو کام کاج کرتا ہو رِضائے اِلٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنی صَلاحِیَّت کے مُطابِق اپنے گِرد و پیش کے ماحَول کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کا مَدَنی کام جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں آنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں

کو ترغیب دِلا کر لانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اجتماعات کے ذریعے لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچانا اَسلاف کا طَریقہ کار رہا ہے۔ چنانچہ،

حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود کا وعظ و نصیحت فرمانا

حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو ہر جُمعرَات کے دِن وَعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! میری خواہش ہے کہ آپ روزانہ وَعظ و نصیحت فرمایا کریں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسا کرنے سے جو چیز باز رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ میں تمہیں مَلال و اُکتاہَٹ میں مبتلا کرنے کو ناپسند کرتا ہوں اور میں نصیحت کرنے میں تمہاری اس طرح حِفاظَت ورِعایَت کرتا ہوں جس طرح نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَلال و اُکتاہَٹ کے خَدشے کے پیشِ نظر ہماری حِفاظَت کرتے تھے۔

(بخاری، کتاب العلم، باب من جعل لاھل العلم ایاما معلومۃ، ۱/ ۴۲، حدیث ۷۰)

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت

کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا کے کئی ممالک میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کیلئے ہر جُمعرات (Thursday) کو بعد نمازِ مَغرِب اور اسلامی بہنوں کیلئے ہر اِتوار (Sunday) کو بعد نمازِ ظُہر ہزاروں مَقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں جن میں لاکھوں لاکھ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کی سَعادت پاتے ہیں۔

آپ بھی اپنے اِرد گِرد کے ماحَول کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے، فِکرِ آخِرت اور حِفاظَتِ ایمان کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہَفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں نہ صرف خود اوّل تا آخر شرکت کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچا کر، ذِہن بنا کر اجتماع میں لانے کی کوشش فرمایئے۔ اگر آپ کی اِنفرادی کوشش سے کوئی اجتماع میں آگیا اور یہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات، ذکر ودعا اور دیگر رَحمتوں بھرے مَعْمُولات کی بدولت اس کا دِل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن وسنّت کی راہ پر آگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو گا۔

ہدایت کا سبب بننے کا انعام

رسولِ صابر وشاکر، محبوبِ ربِّ قادِر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد

فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ۱۳۱۱، حدیث: ۲۴۰۶) حضرت علامہ یحیی بن شَرَف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیثِ نَبَوِی کی شَرح میں لکھتے ہیں: سُرخ اُونٹ اہلِ عرب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اس لئے ضَربُ المَثَل یعنی کہاوَت کے طور پر سرخ اونٹوں کا ذکر کیا گیا، اُخروی اُمور کو دُنیَوی چیزوں سے تشبیہ یعنی مِثال دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخِرَت کا ایک ذَرّہ بھی دنیا اور اس جیسی جتنی دُنیائیں تَصَوُّر کی جاسکیں ان سب سے بہتر ہے۔ (شرح مسلم للنووی، ۱۵/ ۱۷۸)

نیکی کی دعوت کا انعام

سرکارِ نامدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہ یعنی بے شک نیکی کی راہ دِکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ۴/ ۳۰۵، حدیث: ۲۶۷۹) مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یعنی نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا (اور) مشورہ

دینے والا سب ثواب کے مستحق (یعنی حقدار) ہیں۔ (مِراٰۃ المناجیح، ۱/۱۹۴)

سَیِّدُ الْمُرْسَلِین، خاتَمُ النَّبِیِّین، جنابِ رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِل نشین ہے: جو ہدایت کی طرف بُلائے اُس کو تمام عامِلین (یعنی عمل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن (عمل کرنے والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا اور جو گمراہی کی طرف بُلائے تو اُس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہو گا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

(مُسلِم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ۔۔۔ الخ، ص۱۴۳۸، حدیث: ۲۶۷۴)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ حکم (عام ہے یعنی) نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اور ان کے صَدقے سے تمام صَحابہ، اَئِمَّۂ مُجْتَہِدِین، عُلَمائے مُتَقَدِّمِین و مُتَاَخِّرِین سب کو شامل ہے مَثَلًا اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مبلغ کو ہر وَقت ایک لاکھ نَمازوں کا ثَواب ہو گا اور ان نَمازیوں کو اپنی اپنی نَمازوں کا ثَواب، اس سے معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا ثَواب مخلوق کے اندازے سے وَراء ہے۔ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ (پ۲۹، القلم: ۳) (ترجَمۂ کنز الایمان: اور ضَرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے) ایسے ہی

وہ **مُصَنِّفِین** جن کی کتابوں سے لوگ ہِدایت پا رہے ہیں قِیامت تک لاکھوں کا ثواب انہیں پہنچتا رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح،۱/۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! اگر ہم تھوڑی سی کوشش کریں اور لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچا کر اِنہیں اجتِماع میں لے آئیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی اگر اجتِماع کی بَرَکت سے گناہوں بھری زِندَگی چھوڑ کر نیک بن گیا تو کتنے عَظِیمُ الشّان ثواب کا خَزانہ ہمارے نامۂ اعمال میں آجائے گا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتِماعات کا طُرَّۂ اِمتِیاز ہے کہ یہاں بڑے بڑے بدکار، شرابی، بے نمازی، چور، ڈاکو آتے ہیں اور جب یہاں سے اٹھ کر جاتے ہیں تو اپنے گناہوں سے تائب ہو چکے ہوتے ہیں۔ جو کل تک شرابی تھے وہ آج سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کے سَبَب تائب ہو کر نہ صِرف نمازی بلکہ دوسروں کو نماز پڑھانے والے بن گئے، جو کل تک گناہوں کے گندے ڈھیر پر پڑے ہوئے تھے اس اجتِماع نے اُنہیں طَہارت ونَفاست کا وہ سبق دیا کہ آج لوگوں کے سروں کا تاج بن گئے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اس سر سبز و شاداب لَہلَہاتے ہوئے باغ میں بَہُت بڑا اکرْ دار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کا بھی ہے۔

جرائم کی دُنیا سے واپسی

بھیرہ (تحصیل بھلوال، ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا) کے عَلاقے نصیر آباد کالونی میں مُقیم اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ میں جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی ایک سیاسی جماعت سے منسلک ہو گیا اور ۱۴۰۶ھ بمطابق 1985ء میں روزگار کے سلسلہ میں اپنے شہر کے بس اسٹینڈ (لاری اڈّے) پر بطورِ اسٹینڈ مینیجر (Stand Manager) کام کرنے لگا۔ یہ حقیقت ہے کہ

صُحبَتِ صَالِح تُرَا صَالِح کُنَد
صُحبتِ طَالِح تُرَا طَالِح کُنَد

یعنی اچھّوں کی صحبت اچھّا اور بروں کی صحبت برا بنا دیتی ہے۔ چنانچہ مجھے جن کی صحبت ملی وہ اچھے لوگ نہ تھے، نتیجۃً ان کی بُرائیاں میرے اندر بھی اَثَر جمانے لگیں، فِلمیں ڈرامے دیکھنا، گالی گلوچ کرنا اور دوسروں کو اپنے بے جا رُعب و دَبدَبہ سے خوفزدہ کرنا میرا مَعمُول بن گیا۔ وَقْت کے ساتھ ساتھ میری بے باکیاں بڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں ایک قَبضہ گروپ میں شامل ہو گیا جو ظَالِم و بَااَثَر لوگوں کا آلۂ کار بن کر اَسلِحے کے زور پر سرِعام لوگوں کی زمینوں اور جائیداد پر ناجائز قبضے، مار پیٹ اور ظُلم وزِیادَتی جیسے جرائم میں ملوث

تھا۔ ۱۴۱۰ھ بمطابق 1989ء میں مجھے ایک سرکاری محکمے میں ملازمت مل گئی۔ یہاں میری تنخواہ 3000 (تین ہزار) تھی لیکن رِشوت اور دِیگر ناجائز ذرائع کے ذریعے ماہانہ دس ہزار تک کمالیتا۔ محکمے میں اپنا سکّہ چلتا تھا، ہر کوئی خوف کے مارے جی حُضوری پر مَجبور تھا۔ پھر میں محکمانہ الیکشن میں یونین کا صدر بھی منتخب ہو گیا۔ اب تو میری چاندی ہو گئی، جو جی میں آتا کرڈالتا، یہاں تک کہ ایک جرم کی پاداش میں گرفتار ہوا اور تین سال قیدِ بامُشَقَّت کاٹنی پڑی۔ رِہائی کے بعد سُدھرنے کے بجائے میں نے دوبارہ وہی حرکتیں شروع کر دیں۔ چُنانچِہ کئی مرتبہ جیل کی ہوا کھائی اور مجھ پر کئی مُقَدّمے قائم ہو گئے۔ افسوس! میری زِنْدَگی کے قیمتی لمحات آخِرت کو برباد کر دینے والے کاموں میں صَرف ہو رہے تھے۔ گناہوں کی لذّت میں ایسا منہمک تھا کہ نیک کام کرنے کا خیال بھی نہ آتا۔

شاید اسی طرح گناہ کرتے کرتے میں قبر میں اُتر جاتا اور اپنے کرتوتوں کا بدلہ پاتا مگر میرے پَرْوَرْدِگار عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مجھے سنبھلنے کی توفیق یوں ملی کہ محلہ شیش محل میں میری مُلاقات ایک دُبلے پتلے، سرتاپا سنّتوں کے پیکر مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی، انہوں نے مسکراتے ہوئے پُرتپاک انداز میں

مجھ سے مُصافَحہ کیا، خیریت دریافت کی اور مَحبَّت بھرے انداز میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کا تعارُف پیش کیا اور بھیرہ سطح پر محلہ پیرا عظم شاہ کی جامع مسجد تخت پُوش والی میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں شِرکت کی دعوت بھی پیش کی۔ ان سے مل کر دِل خوش تو بَہُت ہوا مگر گناہوں کی سِیاہی دِل پر ایسی چڑھ چکی تھی کہ فوری طور پر اجتماع میں شِرکت کا ذہن نہ بنا، بہر حال ان کا دِل رکھنے کے لئے ہاں میں سر ہلا دیا، اجتِماع کا دن آیا اور گزر گیا مگر میں نہ جا سکا۔ ایک بار پھر بازار سے گزرتے ہوئے انہی اسلامی بھائی سے سامنا ہوا تو انہوں نے بڑی مَحبَّت سے میرا نام لے کر سلام کیا۔ میں بَہُت مُتأَثِّر ہوا کہ انہیں ابھی تک میرا نام یاد ہے۔ دورانِ گفتگو پتا چلا کہ یہ مرکزالاولیا (لاہور) کے رہنے والے ہیں اور یہاں ایک سُنّی دَارُ الْعُلُوم میں عِلْمِ دِین کے حُصول کے لئے آئے ہیں۔ اس مُلاقات نے میرے دِل پر گہرے نُقُوش چھوڑے۔ دِل میں ان کے لیے مَحبَّت کی ننھی ننھی کلیاں کھلنے لگیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے بڑی اپنائیت سے بتایا کہ میں آپ کے محلہ نصیر آباد کی جامع مسجد میں نمازِ فجر میں ''درسِ فیضان سنّت'' دینے کے لیے آتا ہوں، آپ بھی کرم

فرمائیں اور تشریف لایا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں بھلائیاں حاصل ہوں گی۔ اِصلاحِ اُمّت کے جَذبہ سے سرشار، خُوش گُفتار، عاشقِ سرکار کی یہ بات سن کر مجھے بَہُت احساس ہوا کہ افسوس! یہ گُزشتہ ایک سال سے مُسلْسَل مجھے اجتِماع میں شرکت کی دعوت دے رہے ہیں مگر میں ایسا ڈھیٹ ہوں کہ ٹَس سے مَس نہیں ہوتا اور کتنی بڑی بات ہے کہ یہ تقریباً دو کلومیٹر دُور سے نیکی کی دعوت کے جذبے کے تحت میرے محلّے میں آتے ہیں، اس لیے مجھے کم از کم دَرْس میں تو شرکت کرنی چاہیے۔ چنانچہ میں نے ہامی بھرلی اور کبھی کبھی دَرْس میں شرکت کرنے لگا۔ یہ سِلْسِلَہ تقریباً دو سال تک جاری رہا، درسِ فیضانِ سنّت میں شرکت کی بَرَکت سے مجھے کافی دینی معلومات کے ساتھ ساتھ نیکیاں کرنے کا جَذبہ بھی ملا۔ یہ مجھے ہَفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کی دعوت دیا کرتے مگر میں ٹال دیتا۔ بالآخر ۱۴۱۷ھ بمطابق 1996ء میں ان کے اِصرار پر میں نے ہَفتہ وار اجتِماع میں شرکت کرنے کی پکی نیّت کر ہی لی لیکن میرے ذِہن میں شیطان نے یوں رَنگ جَمایا کہ چلو اچھّا ہے اس تحریک سے مجھے کچھ تَحَفُّظ مل جائے گا، میں نے طرح طرح کی دُشمنیاں مُول لی ہوئی ہیں، ان سے بچت ہو جائے گی۔ بہر حال میں سنّتوں بھرے اجتِماع

میں جا پہنچا۔ دیکھا تو وہی اسلامی بھائی جو مجھ پر تقریباً دو سال سے اِنْفِرادی کوشش کر رہے تھے جہنّم کی ہولناکیوں کے بارے میں بیان فرما رہے تھے، جہنّم میں دی جانے والی سزاؤں کی تفصیل بیان کرتے کرتے ان عاشِقِ رسول پر ایسا خوفِ خدا طاری ہوا کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، ان کا بیان تاثیر کا تیر بن کر میرے دِل میں پیوست ہو گیا، ماضی کے کَرتُوت اور جرائم کی طویل فہرست میری آنکھوں کے سامنے آ کر مجھے ڈرانے لگی، یہ سوچ کر دِل کی دھڑکنیں بے ربط ہو گئیں کہ اگر مجھے جہنّم کے عذابات میں مبتلا کر دیا گیا تو کیونکر برداشت کر سکوں گا؟ بے اختیار میرے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی بن گئی، دِل کا میل دُھلنے لگا، نیک بننے کی خواہش دِل میں جگہ پانے لگی۔ ذِکْر و دُعا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد میری مُلاقات جب اپنے مُحْسِن سے ہوئی جن کی اِنفرادی کوشش نے مجھے گناہوں کی دَلدَل سے نکال کر سنّتوں بھرے اجتِماع کی مشکبار فضاؤں میں لا کھڑا کیا تھا تو وہ مجھے اجتِماع میں دیکھ کر بَہُت خوش ہوئے اور شرکت پر بڑی حَوصِلہ افزائی کی، نیز آیَندہ باقاعِدگی سے اجتِماع میں شرکت کرنے کا ذہن دیا۔ اب میری سوچوں کے دَھارے کسی اور ہی رُخ پر بہنے لگے، پہلے میں جرائم کے نئے نئے منصوبے سوچا کرتا تھا اب بڑی بے چینی

سے ہَفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کا انتظار کرتا، جُونہی جُمعرات کادِن آتا میں ہر طرح کی مَصروفیت چھوڑ کر اجتِماع میں حاضِر ہو جاتا۔ آہستہ آہستہ میری عادتیں سَنْوَرنے لگیں، قلبی سکون بھی ملنے لگا۔ ۱۴۱۸ھ بمطابق 1997ء میں مجھے مدینۃُ الاولیاء (ملتان) میں ہونے والے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کی سَعادَت نصیب ہو گئی، جہاں عاشقانِ رسول کا ٹھاٹھیں مارتا سَمُنْدَر پُرکیف سَماں پیش کر رہا تھا۔ دورانِ اجتِماع شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے سنّتوں بھرے بیان نے گرم لوہے پر ہتھوڑے کا کام کیا اور میں نے صدقِ دِل سے فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے، داڑھی مُنڈانے، رِشوت لینے اور دیگر بدعَمَلیوں سے توبہ کی، زِندگی بھر دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیّت کرلی اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے ہاتھ پر سِلْسِلَۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عطّارِیَّہ میں بیعت کر کے عطّاری بھی ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اُسی سال مجھے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام بھیرہ سطح پر ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اِعتِکاف کی سَعادَت نصیب ہوئی جو جامع

مسجد ھَجْتَکَہ میں ہوا، اجتِماعی اِعْتِکاف کی بَرَکت سے میں نے سر پر سبز سبز عِمامہ شریف سجالیا اور سنّت کے مُطابق سَفید لِباس پہننے کی نِیَّت بھی کرلی۔ میری زِنْدَگی میں آنے والے مَدَنی اِنْقِلاب کو دیکھ کر شہر والے بڑے حیران تھے کہ کل تک تُوتڑاکار کرنے والا آج "آپ، جناب" سے کیونکر گفتگو کرنے لگا! دُنیا کی مَوج مستی میں رہنے والا، سنّتوں کا دِیوانہ کیسے بن گیا! بعضوں کو تو اس تبدیلی کا یقین ہی نہ آیا، حتّٰی کہ میں نے اپنے کانوں سے ایک شخص کو کہتے سنا: "یہ سب بَہُرُوپ ہے، اس میں بھی اس کی کوئی دُنیاوی غَرَض ہوگی، چند دن کی بات ہے پھر یہ اپنے پرانے کام دَھندے پر آجائیگا۔" لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمَت سے مجھے مَدَنی ماحَول میں اِسْتِقامت مل گئی۔ مَدَنی ماحَول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت اس طرح بھی ظاہر ہوئی کہ میرے خِلاف کورٹ (Court) میں ایک مُقَدَّمَہ چل رہا تھا جسکی وجہ سے میں بَہُت پریشان رہتا تھا۔ جن حَضَرات نے مُقَدَّمَہ دائر کیا تھا جب اُنہوں نے مجھ میں حیرت انگیز تبدیلی پائی تو ان کے دِل بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نرم فرمادیئے اور انہوں نے مجھے مُعاف کر دیا۔ یوں مجھے مُقدمے سے خَلاصی ملی اور میں خُوب ذَوق و شَوق سے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ ایک عرصہ تک مَدَنی کام کرنے کے بعد میرے

مُحسِن مبلغِ دعوتِ اسلامی (جو اُس وقت بھیرہ شہر مُشاوَرَت کے نگران تھے اور اب مرکزی مَجلسِ شُوریٰ کے رُکن ہیں) کی خَواہش پر ذِمّہ دَاران نے لبیک کہا اور ۱۴۲۱ھ بمطابق 2000ء میں مجھے بھیرہ شہر کی مُشاوَرَت کانگران بنادیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ تادمِ تحریر ڈویژن مُشاورت کے رُکن اور علاقائی مُشاورت کے خادِم(نگران) کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح ایک شخص گناہوں کا اَنبار لیے ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں ہفتہ وار اجتِماع میں آپہنچا اور گناہوں بھری زِنْدَگی چھوڑ کر نیکیوں بھری راہ کا مُسافر بن گیا۔



اس مَدَنی بہار سے ہمیں کئی مَدَنی پھول ملتے ہیں جن پر عَمَل کی بَرَکت سے ہم مُعاشرے کو سنّتوں کی خوشبوؤں سے مہکا سکتے ہیں: مثلاً

⇐ ہمیں انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے میں ہرگز سستی نہیں کرنی چاہیے کہ ہو سکتا ہے ہمارے لَبوں سے نکلے ہوئے چند الفاظ کسی کی زِنْدَگی کی کایا پلٹنے کا سبب بن جائیں اور ہمارے لئے اجر

وثواب کا خزانہ چھوڑ جائیں۔

⟸ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مایوسی کا شِکار نہ ہوں اگرچہ سامنے والا ہماری دعوت قبول نہ کرے مگر ہم اِخلاص کے ساتھ کوشش کرتے رہیں کہ نہ جانے کب اس کا قَلب ہماری دعوت پر لبیک کہے اور وہ بھی مَدَنی ماحَول سے وابستہ ہو جائے۔

⟸ انفرادی کوشش میں کامیابی کی کنجی خندہ پیشانی اور حُسنِ اَخلاق سے مُلاقات کرنا ہے جس پر آپ انفرادی کوشش کر رہے ہیں ہو سکے تو اس کا نام یاد رکھیں اور اگلی مرتبہ مُلاقات ہوتے پر نام لے کر مخاطب ہوں، اس کا دِل خوش ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی نتائج بر آمد ہوں گے۔

⟸ اس مَدَنی بہار سے دَرْسِ فَیضانِ سنّت کی بَرَکت کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح دو کلومیٹر دور سے جاکر دَرْسِ فیضانِ سنّت دینے کا عمل مُعاشرے کے بِگاڑ کا سَبَب بننے والے کے کِردار کو سنوار گیا۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں کیا ہوتا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں

بھرے اجتِماعات تِلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، سنّتوں بھرے بیان، رِقَّت اَنگیز دُعاؤں، ذِکر ودُرُود، صلوٰۃ وسَلام کے مَدَنی پھولوں اور عِلمِ دِین کے گُلدَستوں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں اور یقیناً اس طرح کے اجتِماعات میں شِرکت کثیر اَجرو ثَواب اور بَرَکات کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ،

پاکیزہ باتیں چُننے والے

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: قِیامت کے دِن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے نہ شُہَدا، (مگر) ان کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خیرہ (یعنی چکا چَوند) کرتا ہوگا۔ انبیا وشُہَدا ان کے مقام اور قُربِ الٰہی کو دیکھ کر اظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صَحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چُنتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر۔۔۔ الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۲۳۳۴)

ہمنشین بھی محروم نہیں رہتا

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیدنا عبد اللّٰہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان ''بیان'' کر رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم ہی وہ لوگ ہو جن کے ساتھ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔'' پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

(پ۱۵، الکہف:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اَور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دِل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

پھر ارشاد فرمایا: جب تمہارا کوئی گروہ بیٹھتا ہے تو اس کے ساتھ اتنی ہی تعداد میں ملائکہ بھی بیٹھ جاتے ہیں اگر تمہارا گروہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہتا ہے تو فرشتے بھی سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے ہیں اگر تم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے ہو تو فرشتے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے ہیں اور اگر تم اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہو تو فرشتے بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہیں، پھر وہ فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں (حالانکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ جاننے والا ہے): اے ہمارے رب! تیرے بندے تیری پاکی بیان کرتے تھے تو ہم نے بھی تیری پاکی بیان کی، انہوں نے تیری بڑائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری بڑائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔ تو ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں بندہ بڑا بدکار ہے۔ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وہ ایسی قوم ہے جس کا ہمنشین بھی بدبخت نہیں رہتا۔ (مجمع البحرین، کتاب الاذکار، باب مجالس ذکر اللہ، ۴/ ۱۹۲، حدیث: ۴۵۲۰)

﴿1﴾ آغاز تلاوت سے ہوتا ہے

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا آغاز بعد نمازِ مَغْرِب سورۂ مُلک کی تِلاوت سے ہوتا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں شِرکت کی بَرَکت سے ہمیں

اس سُورت کی سَماعت کا ثواب بھی حاصل ہو گا۔ چنانچہ،

سورۂ مُلک کی تلاوت کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآنِ کریم میں ایک سورت ہے جو اپنے قاری کے بارے میں جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کرا دے گی اور وہ یہی سورۂ مُلک ہے۔ (المعجم الاوسط، ۲/۴۰۱، حدیث: ۳۶۵۴)

تلاوت سننے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں قرآنِ کریم کی تِلاوَت کرنے کے فضائل مروی ہیں وہیں قرآنِ کریم کی تِلاوَت سننے کے فضائل کے متعلق بھی کئی روایات مروی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ جس نے قرآنِ کریم کی تلاوت سنی تواس کے لیے ہر ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۲۴۵، حدیث: ۲۲۷۶۰) اور ایک روایت میں ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قَبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کتابُ اللّٰہ کی ایک آیت سننا پہاڑ (جبَلِ صَبِیر) کی مثل صدقہ کرنے کے اجر سے زیادہ عظیم ہے۔ (جمع الجوامع، حرف الواو، ۸

/ ٨٢، حدیث:٢٤٦١٥)اور ایک روایت میں ہے کہ کان لگا کر قرآن سننے والے سے دنیا کی تکلیف دور کر دی جاتی ہے اور پڑھنے والے سے آخِرَت کی مُصِیبت۔ قرآن کی ایک آیت سننے والے کے لئے یہ سننا سونے کے پہاڑ سے بہتر ہے اور قرآن کی ایک آیت تِلاوت کرنے والے کے لئے یہ پڑھنا آسمان کے نیچے موجود تمام اشیاء سے بہتر ہے۔(کنز العمال، کتاب الاذکار، ١ / ٢٦٥، حدیث:٢٣٥٩)

﴿2﴾ نعت شریف پڑھی جاتی ہے

خدا کا ذکر کرے، ذکرِ مصطفٰے نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

تِلاوَتِ قرآنِ مجید کے بعد نعت شریف پڑھی جاتی ہے۔ نعت شریف پڑھنے وسننے کے بھی کیا کہنے! چُنانچہ،

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنی نعت شریف پڑھنے کے لیے جناب حَسّان بن ثابِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مَسْجِد شریف میں مِنْبَر رکھواتے تھے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب البیان والشعر، الفصل الثالث، ٢ / ١٨٨، حدیث: ٤٨٠٥)

انسانیت کو فخر ہے تیری ذات سے
بے نور تھا خرد کا ستارہ تیرے بغیر

﴿3﴾ بیان ہوتا ہے

اجتِماع میں سنّتوں بھرا بیان ہوتا ہے جس میں علم دین کے موتی لٹائے جاتے ہیں۔ حصول اور اشاعت علم دین کی فضیلت کے تو کیا ہی کہنے!

طالبِ علم کے گناہ معاف

امیر المومنین مولیٰ مشکل کشا شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ علم کی جستجو میں جُوتے، مُوزے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چَوکھٹ سے نکلتے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ مُعاف فرمادیتا ہے۔'' (المعجم الاوسط، ۴/ ۲۰۴، حدیث: ۵۷۲۲)

افضل عمل

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مسجد میں دو مجالس کے پاس سے گزر ہوا تو ارشاد فرمایا: ''یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کی طرف راغب ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر چاہے انہیں دے، چاہے نہ دے، جبکہ یہ لوگ

دینی مسائل اور علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا رہے ہیں، یہ افضل ہیں۔ میں معلّم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" پھر آپ ان میں تشریف فرما ہوئے۔

(سنن الدارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم والعالم،۱/۱۱۱، حدیث:۳۴۹)

جنّت کے باغات

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ دو عالم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم لوگ جنت کے باغات میں سے گزرو تو میوہ چن لیا کرو۔" اس پر کسی نے عرض کی: جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "علم کی مجلسیں۔" (المعجم الکبیر،۱۱/۷۸، حدیث:۱۱۱۵۸)

گزشتہ گناہوں کا کفّارہ

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: "جو شخص علم طلب کرتا ہے تو وہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔" (ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم،۴/۲۹۵، حدیث:۲۶۵۷)

علم کی روشنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے عِلمِ دِین کے حُصول

کیلئے سنّتوں بھرے اجتِماعات میں حاضری کی اہمیت و فضیلت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مگر افسوس! آج مسلمان عِلمِ دِین سے دُور جا پڑا ہے اور شاید یہ ہی وجہ ہے کہ یہ راہِ ہدایت سے بھٹک کر گناہوں کی دَلدَل میں پھنس چکا ہے۔ جس طرح اندھیرے میں سفر کرنے کے لئے چَراغ کی روشنی ضروری ہے اسی طرح زِندَگی کے اس سفر میں کامیابی کے لئے عَقل کو عِلْم کے چَراغ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر عِلْم کی روشنی نہیں ہوگی تو عَقل کا بے لگام گھوڑا ٹھوکر کھا کر جَہالَت کے اندھیروں میں بھٹکتا رہ جائے گا۔ آج اگر ہم اپنے اِرْد گِرد پائی جانے والی برائیوں کی وجوہات کا جائزہ لیں تو ہمیں اس کی ایک بَہُت بڑی وجہ جَہالَت بھی نظر آئے گی کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے ان برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ جو جہالَت کے نشہ میں بدمست ہو وہ کیا جانے کہ برائی کیا ہے اور اچھائی کیا؟ تاکہ برائی چھوڑ کر اچھائی اختیار کرے۔ چنانچہ،

حضرتِ سیّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مقبول ہے: بے شک تم لوگ اپنے ربّ کی طرف سے دلیل (یعنی ہِدایت) پر ہو جب تک تم میں دو نشے ظاہر نہ ہوں، ایک

جَہالت کا نَشہ اور دوسرا دُنیوی زِندَگی سے مَحبّت کا نَشہ۔ پس تم لوگ (ابھی تو): نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائیوں سے مَنْع کرتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جِہاد کرتے ہو (لیکن) جب تم میں دُنیا کی مَحبّت پیدا ہو جائے گی تو تم نہ تو نیکی کا حکم دو گے اور نہ بُرائیوں سے مَنْع کرو گے اور نہ راہِ خدا میں جِہاد کرو گے۔ پس اُس وقت قرآن و سنّت کی بات کہنے والا مُہاجِرین اور انصار میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں کی طرح ہو گا۔

(مجمعُ الزوائد، کتاب الفتن، باب النھی عن المنکر عند فساد الناس، ۷/۵۳۳، حدیث: ۱۲۱۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ یہ دونوں "مذموم نشے" عام دیکھے جا رہے ہیں۔ جَہالت کے نَشے میں آج ہماری غالب اکثریّت بد مست ہے۔ اگر کوئی کہے کہ تعلیم تو خوب عام ہو گئی ہے اور جگہ بہ جگہ اسکول اور کالج کُھل چکے ہیں اب جَہالت کہاں رہی ہے؟ تو مُعاف کیجئے دُنیوی تعلیم جَہالت کا علاج نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ اسلامی اَحکام پر مبنی فرض عُلُوم حاصِل کرنے ہی سے دِینی جَہالت دُور ہو سکتی ہے۔ فی زمانہ مسلمانوں کی بھاری اکثریّت میں ضَروری دینی معلومات کا بے حد فُقدان (یعنی کمی) ہے۔ آج دنیا جن لوگوں کو تعلیم یافتہ کہتی ہے اُن کی اکثریّت دُرُست مَخارِج سے قرآنِ کریم نہیں پڑھ سکتی! یہ جَہالت نہیں تو کیا ہے؟ پڑھے لکھوں سے وُضو اور

غُسل کا صحیح طریقہ یا نَماز کے اَرکان پوچھ لیجئے شاید ہی کوئی بتا پائے، ان سے جنازے کی دُعا سنانے کی فرمائش کر دیکھئے شاید بَغلیں جھانکنے لگیں! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل اکثر مسلمانوں کی توجُّہ صِرف اور صِرف دُنیوی تعلیم کی طرف ہے، اِسی کی ہر طرف پَذیرائی (یعنی مقبولیت) ہے، ساری دولت وقوت اِسی پر صَرف کی جارہی ہے جبکہ دینی تعلیم کے اِدارے مُفت پڑھانے، مُفت کِھلانے اور قِیام کی مُفت سَہولتیں بَہَم پہُنچانے کے باوُجُود ویران پڑے ہیں۔ یقیناً یہ سب دنیاوی زِندَگی کے نشے کے کرشمے ہیں۔

مجھے دَر پہ پھر بُلانا مَدَنی مدینے والے

مَئے عشق بھی پِلانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۲۸۳)

عُروج وتَرَقّی کا قصرِ رفیع

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی یہ سمجھتی ہے کہ مسلمانوں کے عروج وترقی کا قصرِ رفیع عِلْم وعَمَل کی بنیادوں پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ دعوتِ اسلامی کا جو شعبہ اٹھا کر دیکھ لیں، آپ کو عِلْم وعَمَل کی بہاریں نظر آئیں گی، سینکڑوں مدارس المدینہ، مَدَنی منوں اور مَدَنی منیوں کو قرآنِ مجید تجوید کے ساتھ پڑھانے اور حفظ کروانے کے لئے قائم ہیں، تفہیم قرآن

وحدیث اور احکام شرع کی اشاعت وترویج کیلئے کئی مقامات پر جامعۃ المدینہ قائم ہیں، یوں ہی دار المدینہ کے ذریعے عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ فرض عُلوم کو عام کیا جارہاہے، فرض عُلوم کورس، مَدَنی تربیتی کورس، مَدَنی قافلے اور گھر گھر عِلْمِ دِین کی بہاریں لُٹانے والا مَدَنی چینل۔ یہ سب دعوتِ اسلامی کی اسی سوچ کے عکّاس ہیں کہ ہم دنیاو آخرت میں کامیابی باتوں کے ذریعے نہیں بلکہ قرآن وسنّت کی تعلیمات پر عمل کرکے ہی حاصل کرسکتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے دور میں ہر طرف پھیلے ہوئے جَہالت کے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے بَہُت ضروری ہے کہ ہم اپنی مَصروفیات میں سے کچھ وَقْت نکالیں اور عِلْم کی شَمْع لے کر چار سُو پھیل جائیں۔ چنانچہ اجتماع کے اختِتام پر سفر کرنے والے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں ضرور بالضرور سفر فرمائیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" میں تحریر فرماتے ہیں: عاشِقانِ رسول کا30 دن کا ایک مَدَنی قافِلہ راہِ خدا میں سفر پر تھا۔ اِس دَوران ایک مقام پر سُنَّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی حلقے میں جب غُسل کے فرائض سکھائے گئے تو ایک بُزرگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ "میری عُمر70 سال ہوچکی ہے مگر مجھے غُسل کے فرائض کی معلومات

نہ تھی، آج مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے غُسل کے فرائض سیکھنے کو ملے، افسوس! مجھے تو یہ تک پتا نہ تھا کہ غُسل میں فرائض بھی ہوتے ہیں!"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُسل کے فرائض تک سے لاعلمی کا اعتِراف کرنے والے 70 سالہ اسلامی بھائی کے واقِعے سے مَدَنی قافِلوں کی ضَرورت و اَہَمِیَّت کا آپ بخوبی اندازہ لگاسکتے ہیں۔ کسی مسلمان کو بیمار یا بھوک پیاس میں گرفتار یا بے رُوز گار و قَرضدار یا آفتوں میں گِرِفتار یا دُنیوی مصیبتوں کا شِکار یا مُشکلات سے دوچار دیکھ کر ہمیں تَرس آتا ہے اور آنا بھی چاہئے لیکن گناہوں کی بھرمار کے سَبَب آخِرت کو داؤ پر لگانے والے اور اپنے آپ کو قَبْرو جہنّم کے عذاب کا حقدار بنانے والے مسلمان پر بالکل ہی تَرس نہیں آتا یہ قابلِ افسوس ہے گویا دُنیوی مصیبتوں کے مُقابَلے میں آخِرت کی مصیبتوں کو کمتر سمجھ لیا گیا ہے! حالانکہ جسمانی مریض کے مقابلے میں روحانی یعنی گناہوں کا مریض زیادہ توجُّہ کا مستحق ہے کہ مسلمان کو دنیا کی تکلیفیں آخِرت میں راحتیں دِلا سکتی ہیں مگر گنہگار کو اُس کے گناہ دوزخ کے غار میں پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا اس بات کی شدّت کے ساتھ ضَرورت ہے کہ عِلْمِ دِین کی رَوشنی پھیلائی جائے کہ مَعلومات ہوں گی جبھی تو بندہ گناہوں سے بچے

گا، اگر گناہ وثواب کی شُد بُد ہی نہ ہو گی تو یہ سنّتوں بھری زِندَگی کیوں کر گزار سکے گا! صد کروڑافسوس! آج کل نادان مسلمان نفس و شیطان کے بَہکاوے میں آکر اِس فانی جہان پر تو دِل و جان سے قربان ہے مگر اُسے فرائض تک کا علم نہیں حالانکہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ** یعنی عِلْم حاصِل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء، ۱/۱۴۶، حدیث:۲۲۴) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دینی علم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط ومُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے) پھر رَمَضانُ الْمُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو تجارت کے، خریدار کو خریدنے کے، نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، **وَعلٰی ھٰذا الْقِیاس** (یعنی اوراسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و

بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطِنی فرائض) مثلًا عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مثلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بغض و کینہ، شَماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 23 صفحہ 624 مُلاحَظہ فرمایئے) مُہلِکات (مُہ۔لِ۔کات) یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چُغلی، بُہتان، بدنِگاہی، دھوکا، ایذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جاسکے۔

ڈرائیور و پسنجر (Driver & Passenger)، میاں بیوی (Husband & Wife)، والدین و اولاد (Parents & Children)، بھائی بہن (Brother & Sister)، پڑوسی و رشتے دار (Relative & Nighbour)، قرض خواہ و قرضدار (Creditor & Indebted)، سُپر وائزر و ٹھیکے دار (Supervisor & Contractor)، مزدور و مِعمار (Labourer & Mason)، کِسان و

زمیندار (Farmer & Landowner)، کِرائے پر لینے والا اور دینے والا (Lessee and Lessor)، حاکم و محکوم (Master & Subjected)، استاذ و شاگرد(Teacher & Pupil)،ڈاکٹر و حکیم، مقیم و مُسافِر،قصّاب و ماہی گیر (Brute & Fisherman)، چندہ کرنے والا اور چندہ دینے والا، مسجِد (Mosque) یا مدرَسہ (School)یا قبرستان(Graveyard) یا سماجی ادارے (Social Orgnisations) وغیرہ کے مُتولّیان، جانور بیچنے والا اور پالنے والا، چرواہا (Shepherd)، دھوبی (Laundry man)، درزی(Tailor)، بڑھئی (Carpenter)، لوہار (Blacksmith)، کاریگر(Fabricant)۔ آخِرُالذّکر پانچوں سے دُھلوانے، سِلوانے اور بنوانے والے وغیرہ وغیرہ ہر ایک کیلئے اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق ضَروری مسائل جاننا فرضِ عین ہے۔ شیطٰن کے اِس وَسوَسے پر ہرگز توجُّہ مت دیجئے کہ سیکھیں گے تو عمل کرنا پڑے گا بلکہ اِس حکمِ شَرْعی کو ذِہن میں رکھ لیجئے کہ حسبِ حال فرض عُلوم نہ جاننا گناہ اور نہ جاننے کے سبب گناہ کر گزرنا گناہ در گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے عِلمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہُت بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت

بھی ہے، اجتماع میں شرکت کو معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کے موتی ملیں گے، جہالت کے اندھیرے دور ہوں گے اور زِنْدَگی عِلْم و عَمَل کی کِرنوں سے جھلملانے لگے گی۔

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں سنّتوں کی تربیّت کے لئے حلقوں کا بھی سلسلہ ہوتا جس میں سنّتیں سیکھی اور سیکھائی جاتی ہیں، سنّتیں سیکھنے سکھانے کی بھی کیا ہی فضیلت ہے۔ چنانچہ،

سنّتیں سکھانے کی فضیلت

دو عالَم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! ہمارے خُلَفا پر رحم فرما۔'' عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کے خُلَفا کون ہیں؟ فرمایا: ''جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور سنّتیں بیان کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔'' (المعجم الاوسط، ۴/۲۳۹، حدیث:۵۸۴۶)

سو شہیدوں کا ثواب

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میری

امّت میں فساد پھیل جانے کے وقت میری سنّت پر عمل کریگا اس کو 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔" (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۶)

﴿4﴾ سِلْسِلَۂ ذِکْر

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا ایک خصوصی سلسلہ "ذکر" بھی ہے اور کون ایسا شخص ہو گا جو ذکر کی فضیلت سے آشنا نہ ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے

دوجہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جو قوم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فِرِشتے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور اُن لوگوں پر سکینہ (دِل کا اطمینان) نازل ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مُقرَّبِیْن میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے۔"

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع۔۔۔الخ، ص۱۴۴۸، حدیث:۲۷۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ساری دنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پائی جارہی ہے کوئی ملک، شہر اور گاؤں بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں بدامنی اور بے چینی نہ ہو، آج ہر شخص بے چینی کا شکار نظر آتا ہے۔ آہ! نادان انسان

شَراب ورُباب کی مَحفلوں، سینما گھروں کی گیلریوں، ڈرامہ گاہوں اور فَحاشی وعُریانی سے مُرَصَّع نائٹ کلبوں اور جِنسی ورُومانی ناولوں کے مُطالَعہ میں سُکون کی تلاش میں سر گرداں ہے، آخِر سکون کہاں ملے گا؟ آیئے! دیکھئے قرآنِ پاک نے اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ-اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور انکے دِل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔ (پ ۱۳، الرعد: ۲۸)

اس آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی تحریر کرتے ہیں: "اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دِلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان، پ ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ ۲۸، حاشیہ نمبر ۷۷)

﴿5﴾ دُعا کی بَرَکتیں

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِقّت انگیز دُعا بھی ہوتی ہے جس کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے ہی خالی دامن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے گوہر مُراد

سے بھر جاتے ہیں اور نہ جانے کتنے ہی بدکردار باکردار بن جاتے ہیں، سنّتوں بھرے اجتِماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام ہوتے ہوں گے۔ عُلَما فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسلمان صالِح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک **ولیُّ اللّٰہ** ضَرور ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، پروانۂ شَمعِ رِسالَت، مولانا شاہ احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکت ہے اور دُعائے مَجمعِ مُسلِمین اَقْرب بقبول۔ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) (فتاویٰ رضویہ جدید، ۲۴/۱۸۴، تیسیر شرحِ جامِع صغیر، ۱/۳۱۲، تحت الحدیث:۷۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اسلامی بھائی اجتِماع کی حاضری میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مَدَنی چینل پر ہی اجتِماع دیکھ لیں گے ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اگرچہ آپ مَدَنی چینل پر اجتِماع دیکھ لیں گے مگر جو بَرَکت و فضیلت مسلمانوں کے اجتِماع اور قُرب کی ہے وہ کیسے حاصل کریں گے ؟؟؟ تو برائے کرم سستی اڑائیے اور اجتِماع میں حاضری کی بَرَکتیں حاصل کیجئے۔ نیز اجتِماع میں ہونے والی رِقّت انگیز دُعا کی ایک خاصیت یہ بھی کہ اس کی بَرَکت سے بے شُمار پتھر دِل انسان

بھی پگھل اور خوفِ خدا کی دولت پا کر راہِ ہدایت پر آجاتے ہیں۔

پتھر دِل بھی رو پڑا۔۔۔!

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، اُٹھتی جَوانی اور اچھّی صِحّت نے مجھے مَغرور بنا دیا تھا، نِت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، کالج آتے جاتے بس کا ٹکٹ بھُلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بد معاشی پر اُتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وقت گنوانا، جُوئے میں پیسے لُٹانا وغیرہ ہر طرح کی مَعصِیَّت مجھ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، میری اصلاح کیلئے دُعا کرتے کرتے امّی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں مگر میں تھا کہ اپنے ہی حال میں مست تھا اور میرے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔

شب و روز اسی طرح گزر رہے تھے کہ حسنِ اتفاق سے ہمارے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سرسری طور پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کر دیتے اور میں بھی سُنی اَن سُنی کر دیتا مگر ایک بار اجتِماع والی شام وُہی اسلامی بھائی مَحبَّت بھرے انداز میں ایک دم اِصرار پر اُتر آئے کہ آج تو آپ کو چلنا ہی پڑے گا، میں ٹالتا رہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُنہوں نے رِکشہ روک لیا اور بڑی مِنّت کیساتھ کچھ اس

انداز میں بیٹھنے کیلئے درخواست کی کہ اب مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا، میں بیٹھ گیا اور ہم دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامِع مسجِد گلزارِ حبیب آ پہنچے۔ جب دُعا کیلئے بتّیاں بجھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتِماع خَتْم ہو گیا ہے، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہونے والا ہے۔ خیر میرے اُس مُحسِن اسلامی بھائی نے مَحَبَّت بھرے انداز میں سمجھا بجھا کر مجھے جانے سے روکا اور میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اندھیرے میں بآوازِ بُلند ذِکرُ اللّٰہ کی دُھوم نے میرا دِل ہِلا دیا! خدا کی قسم! میں نے زِندَگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ پھر جب رِقّت انگیز دُعا شُروع ہوئی تو شُرَکائے اجتِماع کی ہچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی یہاں تک کہ میرے جیسا پتّھر دِل آدَمی بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رَہ گیا۔

تمہیں لُطف آ جائے گا زِندَگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی
ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر
جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کو عِلمِ دِین کی تلاش ہے، دُکھوں تکلیفوں سے نَجات کیلئے مسیحا کی تلاش ہے یا سُکونِ قلب چاہتے ہیں تو آیئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کے دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں ایک مرتبہ آکر دیکھئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بلکہ رحمتِ خداوندی کی وہ بَرکھا برسے گی کہ زِنْدَگی کی رُت ہی بدَل جائے گی۔

جدول ہفتہ وار اجتماع

تلاوت (سورۂ مُلک)	15منٹ
نعت شریف (ایک)	8منٹ
بیان (ایک)	55منٹ
6دُرود شریف و اعلانات	12منٹ
ذِکر	11منٹ
دُعا	12منٹ

سلام	5منٹ
مجلس کے اختتام کی دُعا	2منٹ
کل دورانیہ	2گھنٹے

رات اجتماع گاہ میں ہی گزاریئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ساری رات رہتا ہے۔ چنانچہ گھر جانے کے بجائے بنیت اعتکاف رات مسجد میں ہی قیام فرمایئے، یہ چند روزہ زِندَگی ہے اس سے فائدہ اٹھالیجئے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمایئے کہ مرنے کے بعد موقع نہیں ملے گا۔ہم دنیا کمانے کے لئے رات دن ایک کردیتے ہیں مگر کیا راہِ خدا میں وقت گزارنے کے لئے ہمارے پاس ایک رات بھی نہیں ہے؟ صبح آپ نے کام کاج پر جانا ہے، آفس جانا ہے تو کس نے منع کیا ہے یہاں سو جایئے اور صبح اجتماع کے اختتام کے بعد اپنے کام پر چلے جایئے۔ چنانچہ مسجد میں نفلی اعتکاف کے متعلق اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزّت فرماتے ہیں: مذہبِ مُفتیٰ بِہٖ پر (نفلی) اِعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے جب سے داخل ہو باہر آنے تک (کیلئے) اِعتِکاف کی نیّت کرلے ،انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ

اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۵/۶۷۴) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جائے اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، جب تک مسجد ہی میں رہے گا اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (ایضاً ۸/۹۸) اِعتِکاف کی نیّت کرنا کوئی مشکِل کام نہیں، نیّت دِل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دِل ہی میں آپ نے ارادہ کرلیا کہ میں سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کرتا ہوں تو یہی کافی ہے۔

﴿6﴾ اِهتِمامِ تہَجُّد

اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اجتماع گاہ میں آرام کرنے کی بَرَکت سے تہجد اور نفلی عِبادت کی سَعادت بھی حاصل ہوگی۔ جس کی فضیلت میں بہت سی روایات مروی ہیں۔

تہجد کی فضیلت کے متعلق چار فرامینِ مصطفےٰ

⇐ جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب صلاۃ التطوع، باب توودیع المنزل برکعتین، ۱/۶۲۴، حدیث: ۱۲۳۰)

⇐ بے شک رات میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مسلمان بندہ جب

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ بھلائی ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب فی اللیل ساعۃ مستجاب فیھا الدعاء، ص ۳۸۰، حدیث:۷۵۷)

⇐ بے شک جنّت میں کچھ ایسے محلات ہیں جن میں آرپار نظر آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ محلات ان لوگوں کیلئے تیار فرمار کھے ہیں جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھتے ہیں۔ (ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام واطعام الطعام، ۱/ ۳۶۳، حدیث:۵۰۹)

⇐ میری امت کے بہترین لوگ حاملینِ قرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، ۱/ ۲۴۳، حدیث: ۲۷)

ساری رات عبادت کا ثواب

پھر نمازِ فجر باجماعت ادا کیجئے اور (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع کی بَرَکت سے بعد نمازِ مغرب اجتماع گاہ میں حاضر ہونے کی صورت میں چونکہ عشاء کی نماز بھی باجماعت پڑھنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہو گی لہٰذا) یوں فجر اور عشاء کی نمازیں

باجماعت پڑھنا نصیب ہوں گی اور جو فجر و عشا کی نماز باجماعت پڑھتا ہے اسے پوری رات عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ مدینے کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قِیام کیا اور جس نے نمازِ فجر بھی باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قِیام کیا۔“ (مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلوٰۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، ص۳۲۹، حدیث: ۶۵۶) اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتِماع کی بَرَکت سے ساری رات عِبادت کرنے کا ثواب حاصل ہو گا۔

اَوْرَادِ عطّاریہ

رات اجتِماع گاہ میں قیام کی صورت میں ہم وہ اوراد بھی باآسانی پڑھ سکتے ہیں جو شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بالخصوص شبِ جمعہ میں پڑھنے کیلئے بروز جمعرات بتاریخ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق 20 اپریل 2012ء کو صبح ہی عطا فرمائیں ہیں:

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (100بار)

حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شخص 100 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اس کے لئے راہِ خدا میں تیار کئے گئے 100

گھوڑوں کا اجر ہے۔ (شعب الایمان، ۴/۹۷، حدیث:۴۳۹۶)

(2) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (100بار)
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (3بار)

تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وہ جنّت میں داخل ہو گا۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت۔۔۔ الخ، ۴/ ۲۹۰، حدیث: ۲۶۴۷)

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے کہ اس سے مراد پورا کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، ۳/۶)

(3) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ (100بار)

ایک روایت کے مطابق تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم روزانہ 70 بار اور دوسری روایت کے مطابق 100 بار روزانہ استغفار فرمایا کرتے۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ محمد، ۵/ ۱۷۴، حدیث ۳۲۷۰)

حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مَغْفِرَت نِشان ہے: جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مَغْفِرَت فرما

دے گا۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، رقم الباب ۶۲، ۵/ ۲۸۸، حدیث ۳۴۸۱)

(ان تینوں اوراد میں اوّل وآخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھنا ہے)

(4) صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد (313 مرتبہ)

آخر میں وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم (ایک بار)

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (القول البدیع، ص۲۷۷)

﴿7﴾ اِخْتِتامِ اِجْتِماع

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا اختتام اِشْراق وچاشت کی نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام پر ہوتا ہے۔ یوں شرکائے اجتماع کو اجتماع کی بدولت اشراق وچاشت کی نفلی نمازیں بھی پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ جن کی فضیلت کے بارے میں مروی ہے۔

نمازِ اشراق

حضرت سَیِّدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر بیٹھا ذکرِ خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا پھر اس نے دو

رَکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عُمرہ کا ثواب ملے گا۔"

(ترمذی، کتاب السفر، باب ماذکر ممایستحب من الجلوس فی المسجد۔۔۔ الخ، ۲/ ۱۰۰، حدیث: ۵۸۶)

نمازِ چاشت

حضرت سَیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: آدمی پر اسکے ہر جوڑ کے بدلے صَدَقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صَدَقہ ہے اور ہر حمد صَدَقہ ہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا صَدَقہ ہے اور اَللّٰهُ اَکْبَر کہنا صَدَقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صَدَقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صَدَقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحٰی۔۔۔ الخ، ص ۳۶۳، حدیث: ۷۲۰)

نیکیوں کا مَدَنی گلدستہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ ہَفتہ وَار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا صرف ایک نیکی نہیں بلکہ کثیر نیکیوں کا ایک انتہائی حسین مَدَنی گلدستہ ہے اور پھر یہ نیکیاں بھی کسی عام دن نہیں بلکہ جُمُعَہ کے دن۔ جی ہاں! اسلامی اعتبار سے مَغرِب کے بعد سے نیا دن شروع ہو جاتا ہے

اور تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا اجتماع بھی جمعرات کو بعد نمازِ مَغرِب شروع ہوتا ہے یعنی شبِ جُمُعَہ میں ہوتا ہے اور جُمُعَہ کی ایک نیکی سَتّر نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ چنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں کہ جُمُعَہ کی ایک نیکی ستّر گنا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۳۲۵، ۳۲۳، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی فضیلت کی ایک ہلکی سی جھلک آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اگر غور فرمائیں تو اس کے علاوہ بھی بے شمار فضائل وبرکات اس اجتماع کے ذریعے ہمیں حاصل ہوتی ہیں لہٰذا آج ہی اپنی صحّت اور زِندَگی کو غنیمت جانتے ہوئے، آخرت کی تیاری کرنے کیلئے ہر ہفتہ سنّتوں بھرے اجتماع میں اپنی شِرکت کو یقینی بنایئے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وَقْت کے ساتھ شِرکت اور اجتماع گاہ میں ہی ساری رات گزارنے کی سَعادَت عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الکریم الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

مُصَنِّف / مُؤَلِّف	کتاب	نمبر شمار
کلام باری تعالیٰ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	قرآن مجید	1
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	کنز الایمان	2
صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	خزائن العرفان	3
امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ دار ابن حزم، بیروت	صحیح مسلم	4
امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت	سنن ابی داود	5
امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ دار الفکر، بیروت	سنن الترمذی	6
امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	ابن ماجہ	7
علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ	مشکاۃ المصابیح	8
حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ باب المدینہ ۱۴۰۷ھ	سنن الدارمی	9
امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار الفکر، بیروت	المعجم الاوسط	10
امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار الفکر، بیروت	المعجم الکبیر	11
حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ دار الفکر، بیروت	مجمع الزوائد	12
امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ	السنن الکبری للبیہقی	13
امام حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ	جمع الجوامع	14
علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ	کنز العمال	15

16	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
17	ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
18	الترغیب الترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
19	الجامع الصغیر	امام حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
20	شرح مسلم للنووی	امام محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۳ھ
21	تیسیر شرح الجامع الصغیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ دار الحدیث، مصر
22	عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸
23	مرأۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
24	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
25	مجمع البحرین	امام حافظ نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر الھیثمی، متوفی ۸۰۷ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
26	کتاب التوابین	امام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی، متوفی ۶۴۰ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۷ھ
27	القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۲ھ موسسۃ الریان بیروت
28	نیکی کی دعوت	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
29	وسائل بخشش	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی



فہرس

مدنی انقلاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشنودی کے حصول اور باکردار مُسلمان بننے کے لئے "دعوتِ اسلامی" کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے "مدنی انعامات" نامی رسالہ حاصل کر کے اس کے مُطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندئ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لوٹیے۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لیے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنی زندگی میں حیرت انگیز طور پر "مدنی انقلاب" برپا ہوتا دیکھیں گے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ــــ اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران
حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری کے تحریری بیانات

طبع شدہ

{1}---فیضانِ مرشد (صفحات 46)	{2}---جنت کی تیاری (صفحات 134)
{3}---احساسِ ذمہ داری (صفحات 50)	{4}---وقفِ مدینہ (صفحات 86)
{5}---مدنی کاموں کی تقسیم (صفحات 68)	{6}---مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (صفحات 73)
{7}---مدنی مشورے کی اہمیت (صفحات 32)	{8}---سود اور اس کا علاج (صفحات 92)
{9}---سیرتِ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ (صفحات 75)	{10}---پیارے مرشد (صفحات 48)
{11}---برائیوں کی ماں (صفحات 112)	{12}---فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (صفحات 56)
{13}---غیرت مند شوہر (صفحات 48)	{14}---جامع شرائط پیر (صفحات 88)
{15}---صحابی کی انفرادی کوشش (صفحات 124)	{16}---کامل مرید (صفحات 48)
{17}---پیر پر اعتراض منع ہے (صفحات 60)	{18}---امیر اہلسنت کی دینی خدمات (صفحات 480)
{19}---جنّت کاراستہ (صفحات 56)	

عنقریب آنے والے تحریری بیانات

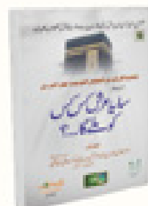
{1}---ہمیں کیا ہو گیا ہے؟	{2}---مقصدِ حیات
{3}--- موت کا تصور	{4}--- گناہوں کی نحوست

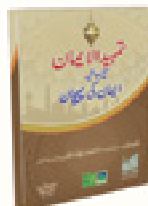
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

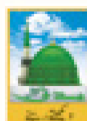
ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ











مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 2634

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net